Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَکًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۳۵ | ۳ جمادی الثانی ۱۴۰۱ھ ۱۹ شہادت ۱۳۶۰ھ ۱۹ اپریل ۱۹۸۱ء | نمبر ۸۸

جدید زراعت سے احمدی زمینداروں کو روشناس کرایا جائے

احمدیت نے ساری دنیا میں ہر وہ چیز حاصل کرنی ہے جو جائز ہے اور علم میں شامل ہے

مجلس مشاورت میں زراعت کمیٹی کی رپورٹ پیش ہونے پر حضور ایدہ اللہ کا خطاب

(۶۲ ویں مجلس مشاورت کا اجلاس۔ دوسرا دن۔ دوسرا اجلاس)

(قسط نمبر ۷)

وائے شماری کے بعد حضور نے نمائندگان احباب کو تشریف رکھنے کا حکم فرمایا اور اس کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ دعا سکھلائی ہے۔

ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ

اس کے مطابق اللہ تعالیٰ نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل دنیا کی حسنات بھی مومنوں کے لئے جائز کر دیں۔ حضور نے فرمایا کہ میرا عقیدہ

لولاک لما خلقت الافلاک

کے بارے میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل یہ دنیا اس لئے پیدا کی ہے تاکہ

سخر لکم ما فی

السموات وما فی الارض (جاثیہ)

کے مطابق کائنات کی ہر شے بلا استثناء نوع انسان کی خادم ہو۔ اسی لئے اسلام میں رہبانیت نہیں رہی ہے۔ اور دین اور دنیا میں ایسی تفریق نہیں ہے۔ جو عام غیر مسلموں نے روا رکھی ہوئی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ایک وقت میں سائنس اور مذہب کا اختلاف پیدا کیا گیا۔ حالانکہ سائنس تو ہے ہی مذہب کی محتاج۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

لا یحیطون بشیء

من علمہ الا بما

شاء (بقرہ ۲۵۶)

یعنی علمی میدانوں میں کوئی تحقیق اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتی۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی منشاء اس میں شامل ہو اور پھر یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہوتا ہے۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس سے فائدہ اٹھائے۔ اور اپنے علم میں اضافہ کرے۔

حضور کے اس ارشاد کے بعد محترم ملک غلام احمد صاحب عطاء ناظر و وکیل زراعت نے زراعت کمیٹی کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ جس میں اس کمیٹی کی کارکردگی کا ذکر کیا گیا تھا۔

حضور نے فرمایا قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

لیس للانسان الا

ما سعی۔ نجم ۴۰)

اس میں کہہ گیا ہے کہ جتنی تم کوشش کرو گے۔ اتنی تم اس کائنات سے خدمت لے سکو گے۔ حضور نے زراعت کے میدان میں جدید دنیا کی ترقیات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس شعبے میں بھی بڑی محنت کی جا رہی ہے۔ حضور نے مثال کے طور پر باہر کے کسی ملک کے شائع ہونے والے ایک رسالے میں چھپنے والے ایک مضمون کا ذکر کیا اور بتایا کہ اس میں ایک بوڑھے بابا کا ذکر کیا گیا ہے۔ جس کی کل کائنات صرف دو ایکڑ زمین ہے۔ اور وہ اس دو ایکڑ سے امریکہ جیسے مہنگے ملک میں سال میں ڈیڑھ دو لاکھ کما لیتا ہے۔ اس دو ایکڑ میں اس نے دو سو پودے سیب کے اور سو ڈیڑھ سو پودے اس نے اور لگائے ہوئے ہیں۔ اور وہ بوڑھا شخص سارا کام اکیلا کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ان رسالوں میں ایسے بڑے دلچسپ مضامین آتے رہتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ جس وقت خدا نے چاہا کہ نئی ایجادات ہوں۔ اس وقت اس نے ان ایجادات کے دروازے کھول دیئے۔ پہلے یہ پتہ نہیں تھا کہ زمین کے اجزاء کیا ہوتے ہیں۔ اب اچھے زمیندار کو چاہیئے کہ وہ پہلے اپنی زمین کا معائنہ کرائے اور دیکھے کہ جو چیز وہ اگانا چاہتا ہے وہ اس زمین میں لگ سکتی ہے یا نہیں

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ ۱۶ شہادت / اپریل ۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت ۔۔۔ میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع منظر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ابھی ضعف کی تکلیف بدستور ہے۔

احباب کرام اپنے محبوب آقا کی صحت کامل و عاجل کے لئے دن رات دعائیں جاری رکھیں۔ اور آخر شب کی نماز میں خصوصی اہتمام اور درد دل کے ساتھ ۔۔۔ شافی مطلق کے آستانے پر آنسوؤں کا نذرانہ پیش کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے امام ہمام ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی عطا کرے اور اپنے فرشتہ حفاظت سے نوازتا رہے۔ آمین

۔۔ حضرت ۔۔۔ کے فضل سے اپنی ۔۔۔

احباب کرام اس سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور برکتوں والی لمبی عمر عطا کرے آمین

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی کائنات میں بڑا انتظام اور گہری ترتیب ہے۔ یعنی دنیا کے جس علاقے میں آب و ہوا کے لحاظ سے انسان کو جس کیمیاوی چیز کی ضرورت ہے وہ اللہ تعالیٰ نے اس علاقے کی زمین میں رکھ دیا ہے اور جس طبیعت سے انسانی جسم کو ضرورت ہے۔ اسی اسی نسبت سے وہ چیز پیدا کر دی ہے۔

حضور نے زراعت کے بارے میں بنائی گئی کمیٹی کے مقاصد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ کمیٹی بنانے کا مقصد یہ تھا کہ زراعت کے میدان میں دنیا نے جو ترقی کی ہے۔ اس کے بارے میں احمدی زمینداروں کو بتاؤ کہ وہ محنت کریں اور اس طرح سے کریں۔ اس وقت ساری دنیا سے ہمارا تعلق ہو گیا ہے۔ امریکہ میں ہزاروں ۔۔۔ احمدی ہیں۔ ان سے ایسی معلومات ۔۔۔ جائیں۔ حضور ایدہ اللہ نے ایک دلچسپ ۔۔۔ لطف مثال دی کہ ایک کسان نے پیر کے پودے لگائے۔ جب اس پر پھل آئے تو اتنی تعداد میں کیڑوں نے اس فصل پر حملہ کیا کہ وہ سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔ ۔۔۔ اور پتے پر کیڑا رینگ رہا تھا پھر اسے خیال آیا کہ میں کھیت میں پھر کر دیکھوں۔ کہ کونسی بوٹی یا پودا ایسا ہے جو اس کیڑے سے محفوظ ہے۔ آخر اس نے غور سے دیکھا تو اسے سارے باغ میں صرف ایک بوٹی ایسی ملی۔ جس کی طرف یہ کیڑا نہیں جاتا تھا۔ اس نے وہ بوٹی ۔۔۔ اکٹھی کی۔ اس کو پانی میں ابالا۔ اور ۔۔۔

(باقی ۔۔۔)

پبلشر مسعود احمد ۔ پرنٹر سید عبدالحی ۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ بمقام اشاعت ۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۳ جمادی الثانی ۱۴۰۱ھ

۱۹ شہادت ۱۳۶۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقسیم دولت کا صحیح نظام

دُنیا میں کوئی چیز بے مقصد یا نقصان دہ پیدا نہیں کی گئی بلکہ اس کا صحیح یا غلط استعمال اسکی اچھائی یا برائی کا تعین کرتا ہے۔ اگر ایک بظاہر بُری چیز کا اچھا استعمال کر دیا جائے تو اس کا نتیجہ اچھا برآمد ہوتا ہے اور ایک بظاہر اچھی چیز کا بُرا استعمال اسی چیز کو بُری اشیاء کی صف میں لا کھڑا کرتا ہے۔

یہی حال دولت کا ہے۔ دنیا بھر میں بہت سے جھگڑے بلکہ یُوں کہیئے کہ زیادہ تر جھگڑے اس لئے پیدا ہوتے ہیں کہ دنیا میں دولت کا صحیح استعمال نہیں ہوتا۔ دولت کو عموماً دنیا بھر میں ایک محدود طبقے کے آرام و آسائش کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اور دنیا کا کثیر طبقہ اس کے فوائد سے محروم رکھا جاتا ہے۔ دولت کے اس غلط استعمال سے دنیا بھر کا بڑا طبقہ نالاں ہے اور انتہا پسندوں نے اس مشکل کا حل یہ نکالا ہے کہ انسان کو دولت کمانے ہی نہ دے جائے اور ذاتی ملکیت کا اصول ہی ختم کر دیا جائے تاکہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔

یہ بات منفی اندازِ فکر کی نشاندہی کرتی ہے کہ ایک چیز کے اچھے استعمال میں ناکام ہو کر اس چیز کو ہی سرے سے اکھاڑنے کی کوشش کی جائے۔ اور اس کے اچھے فوائد سے بھی دُنیا کو محروم کر دیا جائے۔ کیونکہ ہم نے اس غلط کار دُنیا میں ایسے نیک اور خدا ترس لوگ بھی دیکھے ہیں جو لاکھوں روپیہ کماتے ہیں اور اس میں سے بے شمار غریبوں، مستحقوں کے باقاعدہ وظائف انہوں نے مقرر کئے ہوئے ہیں۔ بے شمار یتیموں کا روزینہ مقرر کیا ہوا ہے اور کتنی ہی بیوائیں اس کے ذریعے سے اپنی عزت و آبرو کو محفوظ کئے ہوئے ہیں۔

اسلام کسی انتہا پسندی کا مذہب نہیں۔ اسلام اعتدال اور بین بین کی راہ کا داعی ہے۔ اسلام کسی بھی چیز کے مثبت پہلو کو رد نہیں کرتا۔ اسلام کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے جو کچھ بھی دنیا میں پیدا کیا ہے وہ انسان کی خدمت کے لئے ہے اس لئے پیداوار کا راستہ بند نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اس کی صحیح تقسیم کا انتظام کرنے کی فکر کرنی چاہیئے۔ اسلام دولت کمانے سے منع نہیں کرتا بلکہ اس کی صحیح منصفانہ تقسیم پر زور دیتا ہے اور مستحقوں کو اس کے فوائد سے محروم نہ رکھنے کے ذرائع بتاتا ہے۔ تاکہ کمائی ہوئی دولت دنیا میں امن و سکون کا موجب بنے اور لڑائی و فساد کا باعث نہ ہو۔

حضرت مصلح الموعود نے اپنی معرکہ آراء تقاریر میں دنیا کے قریباً ہر مسئلے پر اظہارِ خیال کیا ہے۔ آپ نے تقسیم دولت کے مضمون پر بھی جابجا اظہار خیال کیا ہے۔

اور موجودہ دُنیا کو درپیش اس اہم مسئلے کا قرآنی حل تجویز فرمایا ہے۔ آپ کا ایک ارشاد پیش خدمت ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"جب ہم قرآن کریم کو دیکھتے ہیں تو اس میں دولت کمانے سے منع نہیں کیا گیا قرآن کریم میں مومن اور خالص مومنوں کے لئے بعض احکام ہیں اور ان میں ڈھیروں ڈھیر مال کا ذکر ہے۔ چنانچہ حکم ہے کہ اگر کسی نے بیوی کو ڈھیروں ڈھیر مال بھی دیا ہو تب بھی یہ جائز نہیں کہ طلاق دیتے وقت اسے واپس لے اور ظاہر ہے کہ ڈھیروں ڈھیر مال کسی کے پاس ہوگا تو دے گا۔ نہیں تو کہاں سے دے گا۔ کنگال آدمی ڈھیروں ڈھیر مال کہاں سے دے سکتا ہے۔ اگر دولت کمانا منع ہوتا تو ایسی مثالیں بھی قرآن کریم میں نہ ہوتیں۔ پھر قرآن کریم میں زکوٰۃ کا حکم ہے جو مال پر ہی دی جاتی ہے پھر تقسیم ورثہ کا حکم ہے۔ اگر دولت کمانا جائز نہ ہوتا تو تقسیم ورثہ کا حکم ہی نہ ہوتا اور اسی طرح صدقہ خیرات کے حکم بھی قرآن کریم میں نہ ہوتے اگر یہ احکام یونہی تھے تو یہ کیوں نہ بتایا کہ اگر کسی کے گھر میں شراب کا مٹکا ہو تو اسے یوں تقسیم کیا جائے یا یہ کہ کسی مسلمان کے گھر میں سُور کا گوشت ہو تو اسے یوں تقسیم کیا جائے۔

پس اگر دولت کمانا اسلام میں منع ہوتا تو ایسے احکام بھی نہ ہوتے۔ اسلام نے دولت کمانے سے منع نہیں کیا بلکہ جس چیز کو منع کیا ہے وہ یہ ہے کہ انسان اس دولت کو محفوظ کر کے ایسے تنگ میں رکھ لیتا ہے کہ دنیا کو اس کے فائدہ سے محروم کر دیتا ہے۔ روپیہ کو بنکوں میں جمع رکھا جاتا ہے یا خزانوں میں دفن کر دیا جاتا ہے۔ اور اس طرح خود تو اس سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے مگر وہ دولت دوسروں کے کام نہیں آسکتی۔ جس چیز سے اسلام روکتا ہے وہ یہ ہے کہ اس طرح دولت کو محفوظ نہ کر لو کہ دوسرے اس کے فائدہ سے محروم رہ جائیں اور یہ کہ سُود نہ لو۔ کیونکہ اس سے دولت چند لوگوں کے ہاتھوں میں جمع ہو جاتی ہے اور باقی لوگ محروم رہ جاتے ہیں۔ جس دولت سے دنیا کو فائدہ پہنچے اس سے اسلام تو نہیں روکتا۔ جس کا فائدہ صرف مالک کو ہو اسے روکتا ہے۔ جو لوگ سود پر روپیہ لیتے ہیں۔ لوگ ان کو کروڑوں روپیہ دے دیتے ہیں کہ نفع ملے گا۔ اس طرح وہ روپیہ سمیٹ لیتے ہیں۔ اور روپیہ چند ہاتھوں میں جمع ہو جاتا ہے۔ پہلے تو لوگ ان کو اس لئے روپیہ دیتے ہیں کہ سود ملے گا۔ لیکن آخر کار ان کے دست نگر ہو جاتے ہیں اور اس طرح جو روپیہ جمع کرتے ہیں وہ کوشش کرتے ہیں کہ روپیہ جمع کرتے چلے جائیں تا دوسروں سے غلامی کروا سکیں اور خدمت کروا سکیں۔ اس چیز سے قرآن کریم نے منع کیا ہے اور فرمایا ہے کہ جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں قیامت کے دن اسے جلا کر ان کے بدن کو داغ دیا جائے گا۔ اس سونا چاندی سے مراد استعمال والا سونا چاندی نہیں جو جائز طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم میں زکوٰۃ کا حکم ہے اور حدیثوں میں یہ تفاصیل بیان کی گئی ہیں کہ اتنے سونے اور اتنی چاندی پر اتنی زکوٰۃ دینی چاہیئے۔ اگر سونا چاندی پاس رکھنا ہی منع ہوتا تو اس پر زکوٰۃ کے کوئی معنے ہی نہ تھے۔ کیا شراب پر بھی کوئی زکوٰۃ ہے۔ تو یہ درمیانی راستہ ہے جو اسلام نے بتایا ہے۔ اور ایسی دولت سے منع کیا ہے جس کے فائدہ سے دوسرے لوگ محروم رہ جائیں۔ جو لوگ اس طرح دولت جمع کرتے ہیں وہ آرام طلب ہو جاتے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو ہاتھ سے کام نہیں کرتے ان کے مدنظر ہمیشہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے پاس روپیہ ہو تو لوگوں سے کام لیں خود چارپائی پر بیٹھے رہیں۔"

(مشعل راہ صفحہ ۱۴۲-۱۴۳)

اسلام کے یہ ہی وہ صحیح قوانین ہیں جو اسے دین فطرت کا مرتبہ عطا کرتے ہیں اور اسلام کی یہی وہ خوبیاں ہیں جن کے گرویدہ ہو کر آج یورپ، ایشیا اور امریکہ کے غیر مسلم اسلام کی طرف کھنچے چلے آرہے ہیں۔ اور یہی وہ زندہ اور محکم تعلیم ہے جس کے پرچار کی ذمہ داری جماعت احمدیہ نے اپنے کندھوں پر لی ہوئی ہے۔ اور یہی وہ قیمتی جواہر ریزے ہیں جن سے دنیا کو روشناس کروانے کے لئے ہر احمدی اپنا پیٹ کاٹ کر مالی قربانی کرتا اور اس میں ایک دوسرے سے آگے نکل جانا چاہتا ہے۔ تاکہ ہمارا خدا ہم سے راضی ہو اور ہمیں اس پاک پروردگار کی خوشنودی حاصل رہے۔

اے خدا تو ایسا ہی کر۔ آمین ؂

احباب جماعت سے گذارش ہے کہ

کل آمد پر شرح کے مطابق لازمی چندہ جات

چندہ عام۔ حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ

کی ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں برکت دے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ مردِ میدان تھے

(مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف فاضل ربوہ)

اعتدال کی راہ

فکر و نظر کی انتہا پسندی ہو یا عمل کی۔ اسلام ان دونوں کا حامی نہیں۔ اس کا مسلک تو اعتدال کا مسلک ہے۔ قرآن مجید کی یہی صورت میں ہمیں صراط مستقیم اختیار کرنے کا حکم ہے اور مغضوب اور ضالین یعنی افراط و تفریط دونوں راہوں سے بچنے کی تاکید ہے۔ صوفی منش حضرت عثمان رضؓ بن مظعون نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تبتل یعنی تجرد کی اجازت چاہی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا۔ غلط رہبانیت یعنی زندگی کی ذمہ داریوں سے فرار اسلام نے منع فرمایا۔ حضرت ابو درداء جو رات بھر تہجد پڑھتے اور دن کو روزہ سے رہتے انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"ابو درداء تجھ پر تیرے بدن کا بھی تجھ پر حق ہے۔ تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے"

اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہوا کہ ایک صحابیؓ نے بالوں کو باندھ کر چھت سے باندھ دیا ہے تاکہ اگر رات کو عبادت کرتے ہوئے اونگھ آجائے تو جھٹکا لگنے سے نیند کافور ہو جائے تو آپؐ نے اس سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا

خذوا من العمل ما تطیقون

چھوڑو ان باتوں کو۔ اتنی ہی عبادت کرو جتنے کی تمہیں طاقت ہے۔ خدا تو نہیں اکتاتا۔ اس کے فرشتے تمہارے اعمال کی تسبیح و تقدیس میں لگے ہوئے ہیں تم ہی اکتا جاؤ گے جب اضمحلال ہوگا تو ایسی پابندی نہ کر سکو گے

اس نکتہ کو سمجھنے کیلئے غور فرمائیے۔ اسلام نہ لگے بندھے کو پسند کرتا ہے۔ نہ اتنے لمبے اور بے مقصد لباس کی اجازت دیتا ہے کہ آپ کا تہ بند یا جبہ زمین پر گھسٹتا آئے یا یہ کہ اسے لوگ اٹھاتے چلے آئیں۔ خدا کے قرب کا حصول تو اس سے ہوتا ہے کہ ہمارے اعمال خدا کے لئے ہوں۔ شادی۔ بچوں کی ذمہ داریاں خدمت خلق۔ نوع انسان کی ہمدردی۔ اپنی صحت کی نگہداشت یہ دین کے خلاف نہیں ان سے خدا نے منع نہیں کیا بلکہ اگر یہ خدا کی رضا کے لئے ہوں تو یہ عبادت ہے۔ یہ خدا کی رضا کے حصول میں ممد ہے

طاقت ور مومن

دمشق میں ایک کتاب چھپی ہے جس کا نام ہے "احادیث فی الصحۃ" اس کے سرورق پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث درج ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ اس کے راوی ہیں۔

المومن القوی خیر و احب الی اللہ من المومن الضعیف۔

کمزور مومن سے طاقت ور مومن بہتر اور خدا کو زیادہ محبوب ہے اسی حدیث شریف کی تشریح کرتے ہوئے مصنف کہتے ہیں "حدیث شریف کا ہرگز یہ مفہوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ بیمار اور کمزور صحت والے مومنوں پر تندرست مومنوں کو افضل قرار دیتا ہے بلکہ مفہوم یہ ہے کہ ہمیں صحت اور قوت کے لئے سعی کرنی چاہیئے اور اگر وسائل میسر ہوں تو انہیں ضرور اختیار کیا جائے اور اپنی صحت کا تا حد امکان خیال رکھا جائے۔ سستی اور کسل کو ترک کیا جائے۔"

(احادیث فی الصحۃ صہ ۱۵)

صحابہ رضؓ کا طرز عمل

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب "ادب المفرد" میں مکربن عبداللہ کی ایک روایت لاتے ہیں

کان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتبادحون بالبطیخ فاذا کانت الحقائق کانوا الرجال"

(ادب المفرد مصری صہ ۴۱۱)

امام بخاریؒ یہ حدیث مزاح کے عنوان کے تحت لائے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضؓ ایک دوسرے کی طرف تربوز پھینکتے تھے یعنی ان کی ہنسی اور مزاح کا انداز بیان کرتے ہیں لیکن جب حقائق کا سامنا ہوتا تو مرد میدان بھی وہی ہوتے اسلام تو فقط یہ چاہتا ہے کہ ہمارے اعمال خدا کی رضا کے لئے ہوں وہ ان میں مشغول ہو کر مقصود زندگی کو بھول جائیں لیکن فکر و نظر کا یہ قصور ہوگا اگر ہم کسی کو صحت کی بحالی یا تربیت اور مشق کرتے دیکھیں تو یہ سمجھ لیں کہ یہ اسلام کا منشاء نہیں یہ روح اسلام کے خلاف ہے۔

اسوۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سامنے اس مرد کامل، صاحب شریعت، عزیز محبوب خدا کا نمونہ موجود ہے۔ محدثین میں سے سب سے افضل امام بخاری رحمہ نے کتاب الجہاد والسیر کے تحت باب باندھے ہیں کہ

اضمار الخیل للسبق

اور غایۃ السبق للخیل المضمرۃ

کہ گھڑ دوڑ کے لئے گھوڑوں کی تربیت اور مشق اور گھڑ دوڑ کے لئے فاصلہ

یہ حدیث حضرت ابن عمر رضؓ سے مروی ہے اور اس میں ذکر ہے کہ حضرت ابن عمر رضؓ نے بھی اس گھڑ دوڑ میں حصہ لیا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کرواتے تھے اور یہ چھ یا سات میل کی دوڑ تھی اس کا نقطہ آغاز حفیاء اور اختتام اس کا ثنیۃ الوداع پر ہوتا تھا۔

اسی طرح بخاری کی حدیث ہے کہ سلمہ بن اکوع اس کے راوی ہیں کہ بنو اسلم قبیلہ کے لوگ تیر اندازی کا مقابلہ کر رہے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گذرے تو آپؐ نے فرمایا

"اے بنی اسماعیل تیر اندازی کرو کہ تمہارا باپ بھی تیر انداز تھا"

پھر آپؐ ایک گروہ کی طرف گئے جب ایک فریق کی طرف ہوئے تو فریق ثانی نے اپنی کمانیں رکھ دیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کیا؟ انہوں نے عرض کی حضور اب ہم مقابلہ کیسے کر سکتے ہیں کہ آپؐ ان کے ساتھ ہیں اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کہ بھئی مقابلہ کرو چلو میں تم دونوں کی طرف

(بخاری کتاب الجہاد والسیر باب التحریض علی الرمی و قول اللہ تعالیٰ واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ)

ادب المفرد میں ایک اور حدیث آتی ہے حضرت انس رضؓ راوی ہیں کہ میں حضرت ابو طلحہ رضؓ کے ساتھ حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت ابو طلحہ رضؓ اپنے نوزائیدہ بیٹے عبداللہ کو گرہ حق دلوانے کے لئے گئے تھے ہم گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اونٹ کی مالش کر رہے تھے۔ (ادب المفرد باب تحنیک الصبی)

انسانی طبیعت کا کیا ہے ایک صحابی اقرع نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نواسوں کو چومتے دیکھا تو کہا یہ کیا؟ اس کے نزدیک نبی کا بچوں کو پیار کرنا منصب نبوت کے خلاف تھا تو یہ انکے فکر کی افراط تھی۔

زندگی کے مختلف پہلو

خدا کے برگزیدہ رسولؐ نے زندگی کے ہر شعبہ میں ہماری راہنمائی فرمائی۔ اگر عبادت کرتے وقت آپؐ کی پنڈلیاں متورم ہوئیں۔ قرآن سنتے وقت آپؐ آبدیدہ ہوتے تو کبھی آپؐ ازواج مطہرات میں بیٹھے پہیلیوں کی صورت میں ان کی دلجوئی کرتے نظر آتے ہیں اگر آپ کبھی صحابہ رضؓ میں بیٹھے ہمیں معرفت کے دریا بہاتے نظر آتے ہیں تو دوسرے لمحے حسن و حسین راستہ میں نظر آتے ہیں اور وہ ناناسے پیار کرتے ہوئے ادھر ادھر بھاگتے ہیں تو آپؐ انہیں پکڑ کر چومتے ہیں اور آپؐ کبھی صحابہ رضؓ کے ساتھ نیزہ بازی کھودتے نظر آتے ہیں، تو دوسرے موقعہ پر ان سے دسترخوان پر بیٹھے مزاح کرتے بھی نظر آتے ہیں اور آپؐ کبھی ایسی وعظ کرتے نظر آتے ہیں کہ صحابہ رضؓ کے آنسو رواں ہیں، تو ہمیں احادیث کے صفحات میں یہ بھی نظر آتا ہے کہ عید کے روز حبشی بچیاں گا رہی ہیں وہ جنگ بعاث پر شعر گا رہی ہیں اور آپؐ سن رہے ہیں (باقی صہ ۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط نمبر ۵

اسلام انسان کی روحانی اور جسمانی صحت کا ضامن ہے

(محترمہ ریحانہ شاہین صاحبہ ایم۔اے دارالرحمت غربی ربوہ)

غسل اور طہارت

اسلام میں صفائی، طہارت اور غسل کی ہدایات و احکام باوجود بڑے تفصیل دار ہونے اور ان کی ترکیب و ترتیب کی پابندیوں کے نہایت سہل و آسان اور حفظانِ صحت کے قواعد و اصول کے عین مطابق ہیں۔ طریقہ غسل بالکل سیدھا سادھا اور صحت و صفائی کے اصولوں کے مطابق ہے۔ اگر کسی برتن میں پانی بھر کر غسل کرنا ہو تو اس میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہاتھ دھو لئے جائیں اگر ضرورت ہو تو طہارت کی جائے اور بدن پر جہاں کہیں کوئی الائش لگی ہوئی ہو اسے صابن سے اچھی طرح صاف کیا جائے پھر ہاتھ دھو کر مسواک اور وضو حسب قواعد کیا جائے۔ بعد ازاں ہاتھوں سے سر کے بالوں میں خلال کیا جائے اور پھر پہلے جسم کے دہنی پھر بائیں جانب پانی ڈال کر ملا جائے اور میل کچیل نرم کر لی جائے پھر سارے بدن پر دوبارہ سہ بارہ پانی ڈالا جائے غسل کی اس ترتیب سے ایک فائدہ یہ ہے کہ یکدم بترتیب بدن پر پانی ڈالنے سے درجہ حرارت فوراً گر جاتا ہے مگر پہلے طہارت پھر وضو اور پھر سر پر پانی ڈال کر بالوں کا خلال کرنے سے درجہ حرارت آہستہ آہستہ کرنا شروع ہوتا ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پانی میں بعض دفعہ کوئی خوشبودار چیز ملا کر غسل فرمایا کرتے تھے یہ طریق بھی فرحت اور صحت افزا ہوتا ہے اور آج کل ترقی یافتہ طبقوں میں اس کا عام رواج ہے۔

لباس کی اہمیت

دوسری شریعتوں میں گو لباس جسم کی زینت اور حفاظت کا ذریعہ سمجھا گیا ہے لیکن اس کی پاکیزگی اور صفائی کے متعلق کوئی خاص ہدایات نہیں۔ اسلام لباس کے ان دو فائدوں کے علاوہ تیسرا فائدہ اس کا ستر ڈھانکنا بتاتا ہے (سورۃ اعراف) قرآن میں فرمایا

"جب مسجد میں جاؤ تو زینت اختیار کرو"

(سورۃ اعراف)

یعنی صاف ستھرے لباس میں عبادت کیا کرو حسب حیثیت اچھا لباس اور زینت اختیار کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ امر اور شکرانِ نعمت کا ایک طریق ہے۔ لباس موجب زینت تبھی ہو سکتا ہے جب وہ صاف ستھرا ہو۔

حضورؐ کا لباس بالعموم بہت سادہ مگر ہمیشہ صاف ستھرا اور اجلا ہوا کرتا تھا گو آپؐ بعض دفعہ رنگدار اور دھاری والا لباس بھی زیب تن فرماتے لیکن سفید رنگ آپؐ کا نہایت مرغوب اور پسندیدہ تھا۔ لباس پر حضورؐ خوشبو بھی لگایا کرتے تھے جمعہ اور عیدین کے موقعہ پر حجامت کرانا۔ نہانا دھونا۔ صاف ستھرا لباس پہننا اور خوشبو لگانا ہر مسلم کا فرض قرار دیا گیا ہے

برتن

قرآن کریم میں آب مطہر اور پاکیزہ مشروبات سے بھری ہوئی صراحیوں شیشوں۔ آبخوروں اور چھلکتے ہوئے پیالوں کا بہت سے مقامات پر ذکر آتا ہے گو ان کا تعلق اُخروی زندگی سے ہے تاہم برتنوں کی صفائی اور پاکیزگی کی نسبت ان میں اشارہ پایا جاتا ہے۔ اسلام برتنوں کی نسبت سادگی کی تلقین کرتا ہے۔ چنانچہ سونا چاندی کے برتنوں میں کھانے سے منع کیا۔ کتا اگر برتن میں منہ ڈالے تو اسے سات مرتبہ دھونا چاہیئے برتن میں لکیر پڑ جائے یا اس کا کنارہ ٹوٹ جائے تو اسے استعمال نہیں کرنا چاہیئے کہ اس میں میل کچیل پھنس کر صحت پر بُرا اثر ڈالتی ہے۔

انسانی صحت اور اشیائے خورونوش

اللہ تعالیٰ نے انسان کی زندگی کا انحصار ہوا اور پانی کے علاوہ غذا پر بھی رکھا ہے اس کی پاکیزگی یا پلیدی سے انسان کی صحت بنتی یا بگڑتی ہے۔

اسلام نے انسانی زندگی کے اس پہلو کو بڑی اہمیت دی ہے اسلام نے انسان کے لئے کھانے پینے کی چیزوں کی حلال اور حرام میں تقسیم کر کے ان کے استعمال کرنے یا نہ کرنے کے اصول و حکمت بیان کر کے حفظانِ صحت کے اصول میں بہت بڑا اضافہ کیا ہے یہ بات مسلمہ ہے اور علم طب اس کی تائید کرتا ہے کہ اشیاء خورد و نوش اپنی خاصیت اور تاثیرات کے لحاظ سے نہ صرف صحت پر اثر انداز ہوتی ہیں بلکہ انسان کے اخلاق بھی ان کے کھانے پینے سے متاثر ہوتے ہیں چنانچہ حضرت اقدس ..... فرماتے ہیں

"ایسا ہی تجربہ ہم پر ظاہر کرتا ہے کہ طرح طرح کی غذاؤں کا بھی دماغی اور روحانی قوتوں پر ضرور اثر ہے مثلاً ذرا غور سے دیکھنا چاہئے کہ جو لوگ کبھی گوشت نہیں کھاتے رفتہ رفتہ ان کی شجاعت کی قوت کم ہو جاتی ہے یہاں تک کہ دل کے نہایت کمزور ہو جاتے ہیں اور ایک خدا داد اور قابل تعریف قوت کو کھو بیٹھتے ہیں اس کی شہادت خدا کے قانونِ قدرت سے اس طرح پر بھی ملتی ہے کہ چارپایوں میں جسقدر گھاس خور جانور ہیں کوئی بھی ان میں سے وہ شجاعت نہیں رکھتا جو گوشت خور جانور رکھتا ہے پرندوں میں بھی یہی بات مشاہدہ ہوتی ہے پس اس میں کیا شک ہے کہ اخلاق پر غذاؤں کا اثر ہوتا ہے ہاں جو لوگ دن رات گوشت خوری پر زور دیتے ہیں اور نباتاتی غذاؤں سے بہت کم حصہ رکھتے ہیں وہ بھی حلم اور انکسار کے خلق میں کم ہو جاتے ہیں اور میانہ روش کو اختیار کرنے والے دونوں خلق کے وارث ہوتے ہیں

اسی حکمت کے لحاظ سے خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا (الاعراف:۳۲)

یعنی گوشت بھی کھاؤ اور دوسری چیزیں بھی کھاؤ مگر کسی چیز کی حد سے زیادہ کثرت نہ کرو تا اس کا اخلاقی حالت پر بد اثر نہ پڑے اور تا یہ کثرت مضرِ صحت بھی نہ ہو"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۶)

الغرض کسی کھانے پینے والی چیز کا محض حلال ہونا کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ اس کا طیب یا پاکیزہ اور صاف ہونا ضروری اور لازمی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں جہاں کہیں حلال چیزوں کا ذکر آتا ہے وہاں طیبات کا لفظ بھی آتا ہے۔ مثلاً حلال جانور کا گوشت پھل میوے کھانا وغیرہ (بلکہ پانی بھی) سڑ جائیں تو وہ طیب ہرگز نہیں رہتے اور ان کا استعمال یقیناً مضرِ صحت ہوتا ہے اور پھر حلال و طیب ہونے کی شرط کے ساتھ ان کے کھانے کی مقدار پر بھی بعض پابندیاں عائد کر دی ہیں چنانچہ فرمایا

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور ارشاد بھی قابل غور ہے فرمایا۔

"کھانا اتنا کھایا جائے کہ ایک دو والوں کی بھوک رہ جائے"

نیز فرمایا "معدہ بدن کا حوض ہے اور رگیں اس کی نالیاں ہیں اگر معدہ صحیح ہو تو رگیں صحت پر رہتی ہیں معدہ فاسد ہو جائے تو رگیں بیمار ہو جاتی ہیں۔"

نیز فرمایا "زیادہ کھانے سے ریح پیدا ہوتی ہے"

بالفاظ دیگر حضورؐ نے مسلمانوں کے لئے کم خوری کو جزو ایمان قرار دیا ہے اور پھر سال میں ایک مہینہ کے روزے ہر بالغ عاقل اور تندرست مسلمان پر فرض ہیں۔ روزہ علاوہ روحانی اور اخلاقی فوائد کے معدہ کی امراض اور بدن کے گندے مواد کے لئے جھاڑو کا کام دیتا ہے۔ ضبطِ نفس۔ بھوک اور پیاس کی شدت کے مقابلہ کی طاقت پیدا کرتا ہے۔ اطباء اور موجودہ زمانہ کے ڈاکٹر قیام صحت کے لئے اسلامی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طریق روزہ کی اہمیت و افادیت کا اعتراف کرتے ہیں بلکہ بعض امراض میں علاج تجویز کرتے ہوئے اسلامی طریق کا روزہ رکھنے کا مشورہ دیا کرتے ہیں اور پھر اسلام میں تمام مسکرات شراب۔ افیون چرس۔ بھنگ وغیرہ حرام قرار دیئے گئے ہیں۔ ان کی مقدار زیادہ ہو یا کم یہی حکم رکھتی ہے چنانچہ فرمایا

ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام

اسلام نے شراب کے بداثرات کے پیش نظر اس کو ام الخبائث یا بدیوں کی ماں (جڑ) قرار دیا ہے۔ چنانچہ مسکرات استعمال کرنے والوں پر ان کے بداثرات فوراً نمودار ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ سر چکراتا ہے۔ نیند آتی ہے۔ قلب یا دماغ متاثر ہوتا ہے اور انسان اختلاج قلب اور دیگر بہت سی خطرناک امراض کا شکار ہو جاتا ہے

علاوہ ازیں سور کے گوشت کا کھانا حرام کیا کیونکہ اس کے کھانے سے انسان میں فاسد خیالات پیدا ہوتے ہیں اور حیاء کا مادہ ختم ہو جاتا ہے نیز ظاہری صحت کے لئے بھی مضر ہے اور جن جانوروں کا خون اندر ہی رہتا ہے جیسے گلا گھونٹا ہوا یا لاٹھی سے مارا ہوا یہ تمام جانور حرام ہیں کہ مردہ کا خون اندر رہنے سے جلد گندا ہو جاتا ہے اور اپنی عفونت سے تمام گوشت کو خراب کر دیتا ہے اور نیز خون کے کیڑے مر کر ایک زہرناک عفونت بدن میں پھیلا دیتے ہیں

علاوہ ازیں بہت سے دیگر چھوٹے چھوٹے احکام ہیں جن کا انسانی صحت سے بڑا گہرا تعلق ہے مثلاً فرمایا جمائی آئے تو فوراً منہ پر ہاتھ رکھنا چاہیئے بعض دفعہ جمائی سے جبڑے کھلے کے کھلے رہ جاتے ہیں اور سخت مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بہت ہنسنے اور قہقہے لگانے سے منع فرمایا ہے کہ بعض دفعہ ہنستے ہوئے یا قہقہہ لگاتے ہوئے جبڑے زیادہ کھل جائیں تو مضر صحت ثابت ہوتے ہیں نیز فرمایا

"بہت ہنسنا دل مار دیتا ہے اور افلاس پیدا کرتا ہے"

اور پھر غصہ کے متعلق حضورؐ نے فرمایا

"جب غصہ آئے تو اعوذ پڑھنی چاہیئے یا پانی پی لیا جائے آدمی کھڑا ہو تو بیٹھ جائے یا خاموش ہو جائے"

کیونکہ غصہ کا اثر انسانی صحت و ثبات پر بھی پڑتا ہے شدت جذبات کی صورت میں تنفس تیز ہو جاتا ہے اور خون میں حدت پیدا ہوتی ہے اور پھر فرمایا

"جلدی جلدی چلنا چہرے کی رونق مار دیتا ہے"

اس مختصر سے مضمون میں تفصیل کے ساتھ تو کچھ بیان کرنا ناممکن ہے تاہم ان چند امور سے جو ابھی اوپر بیان کئے گئے ہیں بخوبی اس نتیجہ پر پہنچا جا سکتا ہے کہ جس شدت کے ساتھ اور جس تفصیل کے ساتھ اور جس شاندار طریق پر اور جس قدر پختہ ضمانت جسمانی صحت کی اسلامی تعلیم میں دی گئی ہے کسی اور جگہ اس کی نظیر ڈھونڈے سے نہیں ملتی جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے کہ اسلام کے نزدیک جسم اور روح کا گہرا تعلق ہے جسمانی صحت کی حالت میں انسان سے جو اعمال صادر ہوں گے وہ بھی صحت مند ہوں گے اور اگر وہی اعمال ایمان باللہ اور یوم آخرت پر قائم رہتے ہوئے اور شریعت کی چادر تلے آکر اس کی ہدایات کے مطابق کیے جائیں تو وہ اعمال صالحہ کی شکل اختیار کر لیں گے۔ اور انسان کی روحانی ترقی کا موجب بن جائیں گے اور اسے آسمان کی رفعتوں تک پہنچا دیں گے۔

یہ ہر دو قسم کے کمالات صرف اور صرف اسلام کے ذریعہ سے ہی حاصل ہو سکتے ہیں کیونکہ اسلام ہی صرف انسان کی روحانی اور جسمانی صحت کا ضامن ہے۔

میں اس دعا کے ساتھ اپنے مضمون کو ختم کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام کے احکام پر ہمیشہ ہی عمل پیرا ہونے کی توفیق دے اور سیدھے راستہ پر چلائے۔ آمین ثم آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

> خدا کی نافرمانی گندی موت ہے اس سے بچو۔ گناہ ایک زہر ہے اسے مت کھاؤ
>
> (حضرت اقدس .....)

عالمگیر غلبۂ اسلام کیلئے
عظیم روحانی پروگرام

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ احمدیہ جوبلی کے لئے ایک روحانی پروگرام تجویز فرمایا جس کا خلاصہ یہ ہے۔

۱۔ ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے۔

۲۔ ہر روز دو نفل نماز ظہر یا عشاء کے بعد ادا کئے جائیں۔

۳۔ کم از کم سات بار روزانہ سورۃ فاتحہ غور و تدبر کے ساتھ پڑھی جائے۔

۴۔ ہر روز ۳۳، ۳۳ بار مندرجہ ذیل دعاؤں کا ورد کیا جائے۔

۱۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ ط

۲۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ط

۵۔ کم از کم گیارہ بار روزانہ دعائیں پڑھی جائیں۔

۱۔ رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ط

۲۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

ان کے علاوہ حضور نے اپنی زبان میں بھی بکثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اس منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم شاہراہ پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

بقیہ صفحہ ۳

حضرت ابوبکرؓ ان بچیوں کو منع کرتے ہوئے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں مزامیر الشیطان ہے لیکن آپؐ حضرت ابوبکرؓ کو فرماتے ہیں

"ابوبکر ٹھہرو۔ ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے"

(بخاری باب الدعاء فی العید)

یہ حضرت عائشہؓ کی روایت ہے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ ایک بار حبشی لوگ کھیل دکھا رہے تھے حضرت عمرؓ نے کنکری اٹھا کر انہیں مارنا چاہا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع فرمایا۔

(بخاری باب التحریض علی الرمی)

ایک اور روایت میں ہے تدفقان وتضربان وہ دونوں بچیاں اچھل کود رہی تھیں اور دف وغیرہ بجا رہی تھیں

(بخاری باب یصلی رکعتین اذا فاتہ العید)

اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر سے پردہ کیا ہوا تھا اور حضرت عائشہؓ حبشیوں کا یہ تماشا دیکھ رہی تھیں۔

(بخاری باب نظر المرأۃ الی الحبش ونحوھم)

میری گذارشات کا خلاصہ یہ ہے کہ

۱۔ اسلام کا طریق انتہا پسندی کا نہیں اعتدال کا ہے۔

۲۔ اسلام صرف رہبان نہیں بنانا چاہتا کہ رہبانیت زندگی کی ذمہ داریوں سے فرار کا نام ہے۔

۳۔ گھڑ دوڑ اور تیر اندازی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کروائی اپنے اونٹ کی مالش بھی خود بنفس نفیس کی۔

۴۔ مزاح اور کھیل دونوں جائز ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مزاح فرماتے کھیل دیکھتے بلکہ ام المومنین حضرت عائشہ کو بھی دکھلایا۔

جسے اسلام لہو و لعب قرار دیتا ہے وہ وہ عمل ہے جو بے مقصد ہے اور ہمیں دینی امور سے غافل کر دیتا ہے۔ لیکن اگر وہ ایسا نہیں تو ہمیں صحابہؓ کی زندگیوں کو اپنانا چاہیئے حضرت امام بخاریؒ نے یہ بیان کیا ہے

"صحابہ کھیل و مزاح بھی کرتے تھے لیکن جب حقائق کا سامنا ہوتا تو مرد میدان بھی وہی تھے"

اور گھڑ دوڑ اور تیر اندازی تو مرد میدان بننے کیلئے ہی وہ کرتے

> ہمارا خدا زندہ خدا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میٹرک کا امتحان دینے والے احمدی طلباء کیلئے ضروری اعلان

ایسے احمدی طلباء جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں اور وہ زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں وہ میٹرک کے نتیجے کا انتظار نہ کریں بلکہ فوری طور پر اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی معرفت وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں تاکہ انٹرویو سے پہلے ان کے ضروری کوائف مکمل کئے جا سکیں۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ جس کا اعلان عنقریب اخبار الفضل میں کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

(۱) جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن اور عمر ۱۷ سال یا اس سے کم ہونا ضروری ہے۔ اس لئے درخواست دہندگان امتحان کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ امتحان کی بھی اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

وقف عارضی

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"میں جماعت کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ دوست جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ سال میں دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں اور انہیں جماعت کے مختلف کاموں کے لئے جس جس جگہ بھجوایا جائے۔ وہاں وہ اپنے خرچ پر جائیں اور ان کے وقف شدہ عرصہ میں سے جس قدر عرصہ انہیں وہاں روکا جائے اپنے خرچ پر رہیں اور جو کام ان کے سپرد کیا جائے اسے بجا لانے کی پوری پوری کوشش کریں۔"

(الفضل مارچ ۱۹۶۸ء)

احباب کرام قرآن پاک کو عام کرنے کے لئے وقف عارضی کی طرف خاص توجہ فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن))

اطفال و ناصرات متوجہ ہوں

امسال اطفال و ناصرات کے لئے مرکزی مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "سیرت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ" ہے جس میں اوّل، دوم اور سوم انعامات ۲۰۰/- ، ۱۵۰/- اور ۱۰۰/- روپے نقد مقرر ہیں۔

شرائط یہ ہیں:۔

۱۔ مضمون دو سے اڑھائی ہزار الفاظ پر مشتمل ہو۔

۲۔ پتہ اور حوالے مکمل لکھنا صاف لکھیں۔

۳۔ ناظم صاحب اطفال یا سیکرٹری صاحبہ ناصرات کی تصدیق سے مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ ۱۵ جون ۱۹۸۱ء ہے۔

اطفال اور ناصرات ابھی سے اس کے لئے تیاری کریں۔ اپنا مضمون جلد از جلد اس پتہ پر بھجوا دیں۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کے لڑکے ناصر احمد نے بحالی ملازمت کے لئے اپیل کی ہوئی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے تاکہ مولا کریم اپنے خاص فضل سے عزیز مذکور کے لئے کوئی بہتری کی صورت پیدا فرمائے۔ آمین

(غلام محمد نصیر ۱۶/۳ دارالیمن غربی۔ ربوہ)

تجارت پیشہ احباب اور فریضہ زکوٰۃ

جماعت احمدیہ میں ایک خاصی تعداد تجارت پیشہ احباب کی ہے اور ان میں سے بہت سے ایسے دوست ہیں جن کا کاروبار خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی پر ہے اور وہ آسودگی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

ایسے آسودہ حال دوستوں کو جماعت کے نادار یتامیٰ و مساکین کو کبھی نہیں بھولنا چاہیئے۔ اسلام نے یتامیٰ و مساکین کی امداد کے لئے زکوٰۃ کا حکم دیا ہے۔ زکوٰۃ کا ادا کرنا ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ نماز کا ادا کرنا ضروری ہے۔

پس تاجر اصحاب اپنے اموال کا محاسبہ کریں اور ان پر جتنی زکوٰۃ واجب الادا ہو اس کی ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ زکوٰۃ و صدقات اموال کو پاکیزہ و بابرکت بنا دیتے ہیں۔ جو لوگ اپنے اموال میں سے مساکین و یتامیٰ کا حصہ نہیں نکالتے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے ان پر ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مخلص مومن کو اس ناراضگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

دعائے مغفرت

مکرم ماسٹر علم دین صاحب (ریٹائرڈ ٹیچر) کی اہلیہ صاحبہ یکم اپریل ۱۹۸۱ء کو مختصر سی بیماری کے بعد قریباً پینسٹھ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مکرم ماسٹر صاحب موصوف نے پنشن کے بعد ربوہ (محلہ دارالرحمت شرقی) میں رہائش اختیار کر لی تھی اور کچھ عرصہ سے آپ بھی صاحب فراش ہیں۔ اس صدمہ نے مزید ضعف پہنچایا ہے اس لئے قارئین کرام سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے نیز مکرم ماسٹر صاحب موصوف کی صحت و سلامتی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ انکے داماد مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب جماعت احمدیہ پشاور کے سیکرٹری مال ہیں اور مرحومہ کی طرف سے چندہ مساجد دیتے ہوئے اپنے لئے بھی دعا کے متمنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر بھی اپنا فضل و کرم فرمائے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

۲۔ میرے والد محترم چوہدری نواب دین صاحب ساکن بھاگووال تحصیل و ضلع سیالکوٹ مورخہ ۱۴ اپریل بروز بدھ بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم موصی تھے اس لئے اگلے روز جنازہ ربوہ لایا گیا۔ جہاں نماز جنازہ کے بعد بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند۔ تہجد گزار اور دعا گو بزرگ تھے۔ وفات کے وقت عمر ۸۵ سال کے لگ بھگ تھی۔ مرحوم کے پسماندگان میں تین لڑکے، دو لڑکیاں، گیارہ پوتے، آٹھ پوتیاں، آٹھ نواسے اور تین نواسیاں ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل بخشے۔ آمین

(نصیر احمد شاد ایم اے استاد جامعہ احمدیہ ربوہ)

گمشدہ گھڑی

مورخہ ۱۱/۳/۸۱ کو میری بکائی کی گھڑی RICOH گولبازار سے دفتر جاتے ہوئے کہیں گر گئی ہے۔ جس صاحب کو ملی ہو خاکسار کو پہنچا دیں۔ انہیں شکریہ کے ساتھ معقول انعام بھی دیا جائے گا۔

(قریشی مختار محمود کارکن وکالت مال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۶۵۸:-

میں اسکوڈرن لیڈر (ریٹائرڈ) مشتاق احمد شائق ولد چوہدری دھاوے خان قوم جٹ وڑائچ پیشہ ملازمت عمر ۵۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲-۲-۱۹۸۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے

(ا) اشیاء ڈرائنگ روم۔ صوفہ سیٹ تین پیس ایک عدد سٹیس اخروٹ تین پیس ایک عدد۔ کارنر میز شیشم یک عدد، قالین اونی ۱۲×۱۳ فٹ یک عدد، قالین پٹ سن ۹×۱۲ ۱ عدد، ٹیلیویژن بلیک اینڈ وہائٹ پردہ جات کی مالیت ۷۳۰۰/- روپے۔

(ب) سامان ڈائننگ روم (۱) ڈائننگ میز یک عدد (۲) سائیڈ بورڈ یک عدد (۳) ٹی ٹرالی آئرن یک عدد (۴) ٹوسٹر بجلی یک عدد (۵) کراکری متفرق ریفریجریٹر بجلی یک عدد

(ج) سامان بیڈ روم۔ پلنگ چوبی شیشم چار عدد (۲) بیڈ سائیڈ میز چار عدد (۳) ڈریسنگ میز چوبی شیشم یک عدد۔

(د) سامان متفرق کچن کل جائیداد کی مالیت بیس ہزار روپے ہے تفصیل غیر منقولہ جائیداد ۱۰ ایکڑ اراضی چاہی واقع موضع چک لودشاہ ضلع جھنگ مالیتی سولہ ہزار روپے۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۶۲۶/- روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- مشتاق احمد شائق ولد چوہدری دھاوے خان اسلام آباد۔

گواہ شد:- شیخ عبدالوہاب وصیت ۱۰۹۷۰ اسلام آباد

گواہ شد:- شریف احمد ولد مولوی صالح محمد صاحب وصیت ۱۹۴۳۵ اسلام آباد

مسل نمبر ۲۴۶۵۹:-

میں چوہدری نوید احمد رشید ولد چوہدری سعید احمد عالمگیر قوم راجپوت ضیاس پیشہ تجارت عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۴ گرین ولا ڈیفنس ایریا ربوہ حال لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱/۸۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- نوید احمد رشید ولد چوہدری سعید احمد صاحب عالمگیر مکان نمبر ۲۲ فلیٹ نمبر ۲ گلی نمبر ۵ پریم نگر راج گڑھ لاہور۔

گواہ شد:- سید عبدالواحد وصیت ۲۳۹۸۴ شام نگر چوبرجی لاہور۔

گواہ شد:- صلاح الدین وصیت ۴۸۶۹ رحیم پارک ملتان روڈ لاہور

مسل نمبر ۲۴۶۶۰:-

میں سبط احمد حسن ولد حسن دین صاحب قوم انڈد نیشین پیشہ تعلیم عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸-۱-۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے کوئی نہیں ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ تیس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- سبط احمد ولد حسن دین صاحب ناصر ہوسٹل ربوہ۔

گواہ شد:- جاوید احمد جاوید وصیت ۲۲۴۷۱ ناصر ہوسٹل ربوہ

گواہ شد:- سید طاہر محمود ساجد وصیت ۲۲۸۹۵ ناصر ہوسٹل ربوہ۔

مسل نمبر ۲۴۶۶۱:-

میں غلام باری ساہی ولد چوہدری غلام حسین صاحب قوم جٹ ساہی پیشہ تجارت عمر ۴۶ سال بیعت ۱۹۶۵ء ساکن ۸۲- بی پیپلز کالونی فیصل آباد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱/۸۰ میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے ۱- زرعی اراضی ۱۵ ایکڑ مالیتی اندازاً پچاس ہزار روپے واقع بھڑی چٹھہ ضلع گوجرانوالہ تحصیل حافظ آباد میں ایک ایکڑ مالیتی پچاس ہزار روپے واقع چک ۲۳۵ ر ب سکھانوالہ تحصیل و ضلع فیصل آباد

اس وقت مجھے مبلغ پانچ ہزار روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں اور مبلغ ۲۴۰۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد:- غلام باری ساہی ۸۲- بی پیپلز کالونی فیصل آباد

گواہ شد:- غلام احمد وصیت ۹۲۱۳ زعیم انصار اللہ حلقہ مسلم پارک فیصل آباد

گواہ شد:- شیخ خالد مسعود وصیت ۱۷۲۹۵ سیکرٹری مال حلقہ مسلم پارک

مسل نمبر ۲۴۶۶۲:-

میں سید منور احمد ولد سید محمد جی صاحب قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۰ اسول لائنز میو روڈ راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱/۸۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- سید منور احمد ولد سید محمد جی صاحب ۱۰ اسول لائنز میو روڈ راولپنڈی

گواہ شد:- ڈاکٹر محمد جی احمدی وصیت ۶۶۰۰ راولپنڈی۔

گواہ شد:- سید ناصر احمد وصیت ۲۳۵۴ راولپنڈی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مجلس مشاورت ۔ بقیہ صفحہ اوّل)

جوش نہ سا بنایا اور سارے پودوں پر اس کا چھڑکاؤ کیا۔ سارے کیڑے مر گئے۔ حضور نے فرمایا کہ اس طرح سے ہر مشکل کا حل بھی اللہ نے ساتھ ہی رکھا ہوا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے کمیٹی کے فوائد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کے سپرد یہ کام تھا کہ زراعت کے ماہرین سے رابطہ کرے۔ اور زراعت کے اعلیٰ اصول معلوم کر کے احمدی زمینداروں کو بتائے۔

حضور نے فرمایا کہ احمدیت نے ساری دنیا میں ہر وہ چیز حاصل کرنی ہے جو جائز ہے۔ جو علم میں شامل ہے۔ اور جس سے ترقیات کے دروازے کھلتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے سپین کا ذکر فرمایا۔ اور وہاں کی ترقیات باغات اور خوبصورتی کا ذکر کیا۔ اور فرمایا کہ اسلام کے وہاں سے جاتے ہی وہاں کے باغوں کا سارا حسن بھی وہاں سے رخصت ہو گیا۔ اسلام سے دشمنی کرنے والوں نے ہر اس چیز سے دشمنی کی جو اسلام نے پیدا کی تھی۔ حضور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا حسن ہر جگہ ہے اسے حاصل کرنا چاہیئے کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے۔ کہ

اللہ نور السموات والارض

اس لئے علم کے میدانوں میں پیچھے رہنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بعد ازاں سب کمیٹی میزانیہ تحریک جدید اور وقف جدید کی رپورٹ پر ایجنڈے کی تجویز نمبر ۱ پر بحث شروع ہوئی۔ سب کمیٹی نے یہ تجویز منظور کرنے کی سفارش کی تھی۔ اس کے مطابق جس شخص نے وقف جدید کا چندہ عہد کرنے کے بعد پورا ادا نہ کیا ہوگا۔ وہ بقایا دار شمار ہوگا۔ اور جماعت احمدیہ کا عہدہ دار نہ بن سکے گا۔

اس تجویز پر راولپنڈی کے مکرم رفیق احمد فوزی صاحب اور نمائندہ لجنہ اماء اللہ محترمہ صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب نے اپنی آراء کا اظہار کیا۔ حضور نے فرمایا کہ اس تجویز سے یہ مطلب نہیں ہے کہ عہدہ دار پر وقف جدید کا وعدہ لکھانے کی پابندی ہے۔ بلکہ اس سے مراد صرف اس شخص کے عہد کی پابندی کروانا ہے۔ جس نے وقف جدید کا وعدہ لکھوایا۔ اور مسلسل تین سال تک وعدہ لکھواتا رہا۔ لیکن مسلسل تین سال تک اس کی ادائیگی نہ کی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس وضاحت کے بعد وقف جدید کے بارے میں یہ تجویز احباب نے کھڑے ہو کر متفقہ طور پر منظور فرمائی۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے اجلاس ختم ہونے کا اعلان فرمایا اور اس طرح سے مجلس مشاورت ۱۹۸۱ء کے دوسرے روز کا دوسرا اجلاس اختتام کو پہنچا۔ (باقی)

فاستبقوا الخیرات

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"جماعتیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں ایسے افراد مہیا کریں جنہیں ٹریننگ دے کر بطور معلم مقرر کیا جا سکے۔ پھر کام کی وسعت کے پیش نظر جتنی رقم کی ضرورت ہے۔ وقف جدید کے چندہ میں اضافہ کر کے وہ بھی مہیا کریں۔" (خطبہ جمعہ ۴ جنوری ۱۹۸۰ء)

توقع ہے کہ جماعتیں سیدنا حضرت امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی کی تعمیل میں مسابقت کا مظاہرہ فرمائیں گی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

ضروری تصحیح بسلسلہ عطایا دیگیں

الفضل مورخہ ۱۱ کے آخری صفحہ پر دیگوں کے لئے عطایا ادا کرنے والے احباب اور درخواست دعا کے زیر عنوان عطایا ادا کرنے والے احباب کے اسماء گرامی نظارت ہذا کی طرف سے شائع ہوئے تھے۔ اس فہرست میں نمبر شمار ۲۲ پر ایک معطی کا نام مکرم چوہدری شاہد احمد صاحب پیپلز کالونی فیصل آباد شائع ہوا ہے۔ یہ نام درست نہیں۔ اصل نام مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب پیپلز کالونی فیصل آباد ہے۔ احباب تصحیح فرما لیں۔

نظارت ہذا اس فروگذاشت کے لئے معذرت خواہ ہے (ناظر ضیافت)

بہشتی مقبرہ کے متعلق

ضروری اعلان

بعض احباب بہشتی مقبرہ میں اپنے مرحومین کی قبروں پر چیس (Chips) وغیرہ انہیں خوشنما بنانے کی غرض سے ڈال دیتے ہیں۔ یہ ایک ناپسندیدہ فعل ہے۔ اسی طرح پھول ڈالنے اور دوسری بدعات کا دروازہ کھل سکتا ہے۔

پس ہمارے احباب کو اس قسم کی بدعات کے قریب بھی نہیں جانا چاہیئے۔ یہ باتیں مرحومین کو کوئی فائدہ اور خوشی نہیں پہنچاتیں۔ ہاں ہماری وہ دعائیں جو ہم اپنے مرحومین کے لئے کرتے ہیں۔ ضرور ان کی ترقی درجات کا باعث ہوتی ہیں۔ ہماری جماعت کا عزم ہے کہ ہر قسم کی بدعات سے پاک اسلام کا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کریں گے۔ پس امید کی جاتی ہے کہ ہمارے احباب آئندہ اس قسم کے امور سے بکلی اجتناب فرمائیں گے۔

(نظارت بہشتی مقبرہ)

ربوہ میں حفاظتی ٹیکے لگانے کا انتظام

میونسپل کمیٹی ربوہ میں مندرجہ ذیل حفاظتی ٹیکہ جات کا عالمی ادارہ صحت کی طرف سے مفت لگانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ ٹیکہ جات روزانہ صبح ۹ بجے تا ۱۲ بجے لگائے جاتے ہیں۔ مندرجہ ذیل بیماریوں کے حفاظتی ٹیکہ جات لگائے جا رہے ہیں۔ پولیو۔ تشنج۔ خناق۔ کالی کھانسی۔ خسرہ۔ بی سی جی۔ یہ ٹیکہ جات پانچ سال تک کی عمر کے بچوں کو لگائے جاتے ہیں۔ تمام احباب سے گزارش ہے کہ اس نادر موقعہ سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔

ڈاکٹر بشیر احمد ہلیتھ آفیسر میونسپل کمیٹی ربوہ

اعلان نکاح

میرے بیٹے عزیزم محمد راشد شمس کا نکاح ہمراہ عزیزہ ذکیہ بشریٰ بنت مکرم محمد بشیر صاحب شاد سابق مبلغ مغربی افریقہ مبلغ دس ہزار روپے مہر پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے بعد نماز عصر مسجد محمود میں پڑھا۔

عزیزم محمد راشد شمس الحاج پیر محمد صاحب کے پوتے اور مولوی محمد عبداللہ صاحب آف سندھ کے نواسے ہیں۔ عزیزہ ذکیہ بشریٰ مرحوم میاں محمد عالم صاحب کی پوتی اور محمد یاسین صاحب کی نواسی ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ یہ رشتہ جانبین اور احمدیت کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

(چوہدری محمد صادق اکاؤنٹنٹ وکالت تبشیر ربوہ)

آنکھ کا اپریشن

بہت نازک معاملہ ہے

CATARACT. سفید موتیا۔
GLAUCOMA. کالا موتیا
PTERYGIUM. ناخونہ
STYES گوہانجیاں اور پپوٹوں کی گلٹیاں
EYE FISTULA. آنکھ کا ناسور۔
EYE ULCER آنکھ کا پھولا
EYE INJURY. آنکھ کا زخم اور چوٹ۔

بغیر اپریشن ٹھیک ہو رہے ہیں۔ معائنہ مشورہ لٹریچر فری

کیور ہومیو کلینک (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی انٹرڈ

— پاکستان —

لاہور۔ کراچی۔ پیڈ آفس گولبازار ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔ (منیجر)